مریض کو طواف وسعی کرواتے ہوئے خود کی طواف وسعی کا حکم

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1948

تاریخ اجراء: 29 ربیع الاول 1446ھ/04 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص اپنے اہل و عیال کے بعض افراد کے ساتھ حرمین طیبین میں بہ نیّتِ عمرہ آیا، پہلا عمرہ ادا کرنے کے بعد اس کی والدہ اور خالہ بسبب بزرگی اور اہلیہ بسبب بیماری بہت آزمائش میں مبتلا ہو گئیں اور ہجوم کی وجہ سے بچھڑ بھی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مسجد عائشہ سے اگر مزید عمرے کرنے کی نیّت سے اِحرام باندھا جائے اور تین بھائی مل کر ان میں سے ایک، ایک مریض کو معذوروں والی کرسی پر طواف و سعی کروائیں، تو کیا اس طریقے سے اُن تینوں بھائیوں کے طواف و سعی ادا ہو جائیں گے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر واقعی ان مریضوں کا ایسا عذر ہے کہ جس سے ان کے لئے ویل چیئر پر طواف و سعی کرنا جائز ہوتا ہے، تو ان کا ویل چیئر پر یوں افعالِ عمرہ ادا کرنا درست ہے، اس سے ان کا عمرہ ادا ہو جائے گا، کوئی دَم بھی واجب نہیں ہو گا، نیز جو افراد ان کو ویل چیئر پر طواف و سعی کروائیں گے، انہوں نے اگر اپنا احرام باندھ لیا اور طواف کرواتے وقت اپنے طواف کی نیت بھی کر لی، تو ان کا بھی طواف ادا ہو جائے گا اور اس کے بعد سعی کروائی، تو سعی بھی ہو جائے گی اگرچہ سعی کرواتے وقت ان تینوں نے اپنی سعی کرنے کی نیت نہ کی ہو، کیونکہ سعی میں نیت شرط نہیں۔ لیکن اگر طواف کرواتے وقت اپنے طواف کی نیت نہیں کی، تو اس صورت میں ان طواف کروانے والوں کا طواف ادا نہیں ہو گا کیونکہ طواف میں نیت شرط ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ”ولو طاف راكبا أو محمولا أو سعى بين الصفا والمروة راكبا أو محمولا إن كان ذلك من عذر يجوز ولا يلزمه شئ“ یعنی اگر کسی نے طواف یا صفا و مروہ کی سعی اس حالت میں کی کہ سواری پر سوار تھا یا کسی نے اسے اٹھایا ہوا تھا، تو اگر یہ عذر کی وجہ سے کیا تو جائز ہے اور اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الحج، جلد 1، صفحہ 247، دار الفکر، بیروت)

لباب المناسک میں ہے: ”ولو سعی کلہ او اکثرہ راکبا او محمولا بلا عذر فعلیہ دم، وان کان بعذر فلا شیئ علیہ“ یعنی اگر کسی نے بلاعذر کل یا اکثر سعی اس حالت میں کی کہ سواری پر سوار تھا یا کسی نے اسے اٹھایا ہوا تھا تو اس پر دم لازم ہوگا، اور اگر عذر کی وجہ سے کی تو کچھ لازم نہیں۔ (لباب المناسک، فصل فی الجنایۃ فی السعی، صفحہ 218، دار قرطبہ، بیروت)

27 واجبات حج اور تفصیلی احکام میں ہے: ”جس نے کسی دوسرے کو ویل چیئر یا کسی دوسری سواری پر بٹھا کر سعی کرائی اور خود سعی کی نیت نہ کی ہو تب بھی اس معذور کے ساتھ ساتھ سعی کرانے والے کی اپنی سعی بھی ہو جائے گی اپنی سعی کی نیت کرنا ضروری نہیں بخلاف طواف کے کہ طواف میں نیت شرط ہے۔ البتہ بلانیت سعی ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سعی کے دیگر تقاضے پائے جاتے ہوں جیسا کہ حج کی سعی ہو تو طواف کے بعد ہونا وغیر ذٰلک۔“ (27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، صفحہ 70، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net